انکم ٹیکس قوانین

اور

اسلام کے معاشی تقاضے

پروفیسر محمد عبداللہ ملک

گورنمنٹ کالج فیصل آباد

سرمایہ کے بغیر اقتصادی ترقی ناممکن ہے جب کہ انکم ٹیکس قوانین بدقسمتی سے سرمایہ کے راستے میں حائل دیوار ہیں۔ چند مفاد پرستوں نے ملکی ترقی کے خلاف صرف سرمایہ ہی کو نشانہ بنایا اور کمال ہوشیاری سے اسے جمع کرنے کے طریقوں یعنی حلال اور حرام کو موضوع نہیں بننے دیا۔

اسلام نے حلال ذرائع سے پیدا کردہ مال و دولت کو اللہ کا فضل قرار دیا ہے جبکہ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ مال کو اللہ کا عذاب کہا ہے۔ بلاشبہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سرمایہ جسم کے صالح خون کی طرح قومی طاقت تھا۔ اس کے برعکس شداد، ہامان اور قارون وغیرہ کا سرمایہ لعنت اور قابل عذاب تھا۔

قوم کی ترقی و خوشحالی میں جتنی حلال سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے کوئی دوسری چیز اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ انکم ٹیکس کا قانون حلال سرمایہ کے ارتکاز کا سب سے بڑا دشمن ہے جبکہ حرام سرمایہ اپنے ارتکاز کیلئے نہ اس کا محتاج ہے اور نہ ہی اس کی پرواہ

> حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو ہمارا ملازم ہو اگر اس کی بیوی نہیں ہے تو وہ سرکار سے شادی کے اخراجات لے گا۔ اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو خادم لے سکتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے جو کوئی اس سے زائد لے گا وہ خیانت ہوگی

کرتا ہے۔ انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کی رو سے آمدنی کی تعریف یوں ہے۔

2(24)"INCOME INCLUDES"

(a) Any income, profits or gains from whatever source derived, chargeable to tax under any provision of this ordinance under any headspecified in Section And

Section 15 reads:

15 HEAD OF INCOME:-

All income shall for the purposes of the charge of tax and the computation of total income, be classified under the following Heads, namely:-

(A) Salary,(B) Interest or Securities (C) Income from House property

(D) Income from Business and profession (E) Capitol Gains and (F) Income from other sources.

ترجمہ: انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کی شق نمبر 15 کے تحت ہر قسم کی آمدنی منافع جات اور وصولیاں قابل ٹیکس ہوں گی خواہ وہ درج ذیل آمدنی کے کسی بھی ذریعہ سے حاصل ہوں۔

آمدنی کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

۱۔ تنخواہ ۲۔ تمسکات پر سود

۳۔ جائیداد و مکانات سے ہونے والی آمدنی

۴۔ کاروبار اور پیشہ کی آمدنی

۵۔ کیپٹل گین اور

۶۔ دیگر ذرائع سے ہونے والی آمدنی۔

مگر اس مقالہ میں تنخواہ، سود اور کاروباری آمدنی سے متعلق انکم ٹیکس قوانین پر بحث کی جاری ہے۔

آمدنی Income کی قانونی تعریف کے بعد احکام الٰہی کی رو سے اکتساب مال کا تصور یوں پیش کیا گیا ہے کہ ناجائز ذرائع آمدنی مثلاً رشوت، خیانت، چوری، سود خوری، ناحق مال میں تصرف، شراب و جوا اور ناپ تول میں کمی، قحبہ گری، زنا اور فحش

پھیلانے والے کاروبار پر سخت وعید فرمائی ہے اور صرف اور صرف حلال اور پاک روزی کمانے کی تلقین فرمائی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون.(سورہ بقرہ ۱۸۸)

ترجمہ:اور تم آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ اور نہ ان کو حکام کے سامنے پیش کرو تاکہ کھا جاؤ جانتے ہوئے لوگوں کے مال گناہ کے ساتھ۔

فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ ولیتق اللہ ربہ(البقرہ ۲۸۳)

ترجمہ: پس اگر تم میں سے ایک شخص دوسرے پر اعتماد کرکے کوئی امانت اس کے سپرد کرے تو جس پر اعتماد کیا گیا ہے اسے امانت ادا کرنی چاہیے اور اللہ اپنے رب سے ڈرنا چاہیے۔

ومن یغلل یأت بما غل یوم القیامۃ ثم توفی کل نفس ما کسبت(آل عمران ۱۶۱)

ترجمہ:اور جو کوئی مال میں خیانت کرے وہ اپنے خیانت کئے ہوئے مال سمیت قیامت کے دن حاضر ہوگا اور ہر ایک کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ ملے گا۔

ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیراً (النساء ۱۰)

ترجمہ: جو لوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما (المائدۃ ۳۸)

ترجمہ:چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔

یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ (المائدۃ ۹۰)

ترجمہ:اے لوگو جو ایمان لائے ہو شراب اور جوا اور بت اور فال کے پانسے تو شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔

> **اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظام اپنایا تو عوام کیلئے امن اور خوشحالی حاصل کرنے کے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ہمیں اپنی قسمت کو منفرد طور پر بنانا ہوگا۔ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی نظام پیش کرنا ہوگا جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے تصورات پر قائم ہو**

سود خوری

الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ذالک بانھم قالو انما البیع مثل الربوا واحل اللہ البیع وحرم الربوا فمن جاءہٗ موعظۃ من ربہ فانتھیٰ فلہٗ ما سلف وامرہٗ الی اللہ ومن عاد فاؤلئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون (البقرہ ۲۷۵)

(ترجمہ) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح اٹھیں گے جیسے کسی کو شیطان نے لپیٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ سودا بیچنا بھی تو (نفع کے لحاظ سے) سود جیسا ہے۔حالانکہ اللہ نے سودے کو حلال اور سود کو حرام کیا ہے۔تو جس شخص کے پاس اللہ کی نصیحت پہنچی اور وہ باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر (سود) لینے لگے گا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

یاایھا الذین آمنوا وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مؤمنین(البقرہ: ۲۷۸)

ترجمہ: مومنو خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو۔

فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ وان تبتم فلکم روس اموالکم لاتظلمون ولا تظلمون (البقرہ: ۲۷۹)

(ترجمہ) پس اگر تم ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ خدا اور اس کے رسول سے جنگ کیلئے۔اگر توبہ کر لو گے (سود چھوڑ دو گے) تو تم کو اپنی اصلی رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ تمہارا نقصان ہے اور نہ دوسروں کا نقصان ہے۔

ان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیرلکم ان کنتم تعلمون.(البقرہ:۲۸۰)

ترجمہ: اگر مقروض شخص تنگ دست ہو تو اسے کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت دو اور اگر زر قرض بخش دو تو وہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے بشرطیکہ تم سمجھو۔

یاایھا الذین آمنوا ولا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ واتقوااللہ لعلکم تفلحون (ال عمران :۱۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو دو گنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سود کے خاتمہ کا فیصلہ دیا ہے اور حکومت کو جولائی 2001ء تک سودی کاروبار ختم کرکے اسلامی نظام معیشت نافذ کرنے کی ہدایت بھی کی ہے۔حکومت نے اس مقصد کیلئے نیشنل ٹاسک فورس برائے اسلامی معیشت اور اسلامی بینکاری کے فروغ کیلئے مشاورتی بورڈ قائم کر دیا ہے۔اس طرح ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن آف پاکستان نے بلا

ـموں کے اجراء کیلئے کام خاصا مکمل کرلیا ہے۔

قحبہ گری / زنا کی آمدنی

الزانیة والزانی فاجلدوا کل
ـد منهما مائة جلدة (النور: ۲)

ترجمہ: زانی مرد اور زانیہ دونوں میں سے
ـک سو کوڑے مارو

لاتکرهوا فتیاتکم علی البغاء ان
ـدن تحصنا تبتغوا عرض الحیوة
ـدنیا (النور: ۳۳)

اپنی لونڈیوں کو قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ
ـو بچنا چاہتی ہیں محض اس لئے کہ تم دنیوی زندگی کا
ـائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔

ولا تقربوا الزنی انہ کان فاحشة
ـوساء سبیلا (بنی اسرائیل: ۳۲)

ترجمہ: اور تم زنا کے قریب نہ پھٹکو یہ بے
ـحیائی اور برا چلن ہے۔

فحاشی پھیلانے والے ذرائع آمدنی

ان الذین یحبون ان تشیع
الفاحشة فی الذین آمنوا لهم عذاب الیم فی
الدنیا والآخرة (النور: ۱۹)

ترجمہ: جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان
ـوں میں فحش کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا اور
ـآخرت میں دردناک عذاب ہے۔

ڈاکہ زنی کی آمدنی

انما جزآء الذین یحاربون الله
ورسوله ویسعون فی الارض فسادا ان
یقتلوا او یصلبوا (المائدة: ۳۳)

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے
لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں ان کی
جزا تو یہ ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دیئے
جائیں۔

درج بالا آیت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ
نے آمدنی کے چھ ذرائع حرام قرار دیئے ہیں مگر چونکہ
یہ سب ذرائع آرڈی نینس میں درج کردہ انکم کی
تعریف میں آتے ہیں اور ان کی آمدنی سے ٹیکس
وصول بھی کیا جاتا ہے جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ
انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کی رو سے ایسی
آمدنیاں اتنی حلال ہیں کہ ان میں سے لیا ہوا حصہ
اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خزانے میں داخل کرکے
ہر قسم کے دینی اور دنیوی کاموں پر خرچ کیا جاسکتا
ہے۔ حالانکہ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا صرف اللہ
کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ حتیٰ کے انبیاء علیہم
السلام بھی حلال اور حرام کے معاملہ میں دخل دینے
کے مجاز نہیں ہیں۔

دولت کی ہوس اور غیر متوازن و ظالمانہ
تقسیم میں ان وسائل معاش کا عمل دخل ہے جنہیں
اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ دوسرے نظاموں کے
برعکس اسلام کا انداز اصلاح کہ پہلے غلاظت کے
ڈھیروں کو جمع ہونے کی کھلی چھٹی دی جائے اور جب
اس کی عفونت سے دماغ پھٹنے لگے تو ان غلاظت کے
ڈھیروں کو دور کرنے کی ترکیبیں سوچی جائیں۔ ابتدا
میں مرض کا سدباب کرینا اچھے نتائج کا ضامن ہوسکتا
ہے۔ اسلام ان راستوں کو ہی بند کردیتا ہے جہاں سے
اس قسم کی خرابیاں معاشرہ میں داخل ہوتی ہیں۔ جسٹس
محمد اکرم شاہ الازہری کے مطابق اگر سود۔ رشوت
جوابازی، اور ذخیرہ اندوزی کی لعنتوں سے کوئی قوم اپنا
دامن بچا لے تو معاشی ناہمواریوں اور خوفناک نشیب و
فراز کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہے گا۔ اسلام نے وہ
تمام راہیں بند کردی ہیں۔ جن کے ذریعے سرمایہ داری
کو غذا پہنچتی ہے۔ اور اس کا دیو انسانی شرافت کے
مقدس اور نورانی بنیادوں کو پامال کرنے کی تدبیریں
سوچنے لگتا ہے۔

قرآن کریم کی اعجاز آفرینی آج بھی
اپنے شباب پر ہے۔ اسلام کی برکتوں اور سعادتوں کا
چشمہ شیریں آج بھی ابل رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی
ادائے رحمة اللعالمین اتنی وسیع ہے کہ ستم رسیدہ و
افلاس گزیدہ انسانیت کو اس کے ظل عاطفت میں پناہ
مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہم منافقت کو ترک کردیں۔ شک
و بے یقینی کی دلدل سے اپنے آپ کو نکالیں اور ایمان
صادق اور یقین محکم کے ساتھ ان تعلیمات کو اپنالیں
جو اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کے ذریعے سے ساری
دنیائے انسانیت کیلئے نازل فرمائی ہیں۔

سرکاری ملازمین پر آمدنی ٹیکس

انکم ٹیکس آرڈی نینس 1979ء کے تحت
جن آمدنیوں پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ ان میں سے بڑا
ذریعہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے ہونے والی
ٹیکس کٹوتی (Deduoties of Income
Tax) ہے۔ حالانکہ اس ٹیکس کا نشانہ بننے والے
ملازمین کی تنخواہیں مقرر ہیں۔ حکومت ان کی
ضروریات زندگی کی لاگت کا خیال کئے بغیر ان پر یہ
ٹیکس لاگو کردیتی ہے۔ یہ طریقہ سراسر غیر اسلامی
ہے۔

اسلام مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی حکومت
جسے اپنا ملازم رکھے۔ اس کی بنیادی ضروریات حیات
پوری کرنے کے انتظامات بھی کرے۔ نبی اکرم ﷺ کا

جسٹس محمد اکرم شاہ الازہری کے مطابق اگر سود۔ رشوت جوابازی،
اور ذخیرہ اندوزی کی لعنتوں سے کوئی قوم اپنا دامن بچالے تو معاشی
ناہمواریوں اور خوفناک نشیب و فراز کا نام و نشان ہی باقی نہیں رہے
گا۔ اسلام نے وہ تمام راہیں بند کردی ہیں۔ جن کے ذریعے سرمایہ
داری کو غذا پہنچتی ہے۔ اور اس کا دیو انسانی شرافت کے مقدس اور
نورانی بنیادوں کو پامال کرنے کی تدبیریں سوچنے لگتا ہے

فـ ـ عن مستور بن شداد قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من كان لنا عامل فليكتسب زوجة فان لم يكن له خادم فليكتسب خادما. فان لم يكن له مسكن فليكتسب مسكنا وفي رواية من اتخذ غير ذالك فهو غلول .(سنن ابی داؤد)

ترجمہ حضرت مستور بن شداد کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو ہمارا ملازم ہو اگر اس کی بیوی نہیں ہے تو وہ سرکار سے شادی کے اخراجات لے گا۔ اگر اس کے پاس خادم نہیں ہے تو خادم لے سکتا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے جو کوئی اس سے زائد لے گا وہ خیانت ہوگی۔

اس طرح حکومت صرف ان سرکاری ملازمین کو چھوٹ دیتی ہے۔ جو سرمایہ کاری کریں خواہ ان کی کمائی کسی طرح کی بھی ہو مگر دیانت دار غریب ملازمین جو تنخواہ سے ضروریات زندگی پوری کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ ان کی تنخواہوں سے ٹیکس کی جبری کٹوتی سراسر ناانصافی ہے۔

دوسری طرف سرکاری ملازمین کے مقابلہ میں دوسرے ٹیکس گزار طبقے اپنی سالانہ آمدنی میں سے متعدد قسم کے اخراجات مثلاً کرایہ، دوکان، بل، خاطر تواضع، چوکیدارا اور متفرق اخراجات وغیرہ منہا کر کے باقی رقم میں سے بنیادی چھوٹ کی رقم نکال کر خالص آمدنی پر ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ مگر سرکاری ملازمین کو صرف چند الاؤنسوں کے علاوہ صرف بنیادی چھوٹ کی رعایت ہی حاصل ہوتی ہے۔ لہذا یہ قانون اسلامی نظام مالیات سے ہرگز ہم آہنگ نہیں ہے۔

لہذا یہ ٹیکس سرکاری ملازمین کی تنخواہی آمدنیوں Salary Incomes کی بجائے صرف غیر تنخواہی آمدنیوں Non Salary Incomes پر ہونا چاہیے اور اس کے لئے بھی معقول طریقہ اپنایا جائے۔

سٹے بازی اور انکم ٹیکس قانون

Section 36 (1) of the Income Tax Ordinance 1979 reads:-

36 (1) Where an assessee sustains a loss in any assessment year in respect of any speculation business carried on by him, it shall not be set off, except against profits or gains, if any, of another speculation business carried on by him and assessable for that assessment year.

یہاں صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ سٹے بازی جوئے ہی کی ایک قسم ہے جو کہ سورۃ المائدۃ آیت ۹۰ کی رو سے حرام ہے۔ مگر قابل مذمت بات یہ ہے کہ اس قانون کے تحت اس قبیح فعل کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی گئی ہے بلکہ اس کاروبار سے ہونے والے نقصانات کو اس کے متوقع منافع جات سے پورا کرنے کی پوری پوری ترغیب بھی پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے ناپسندیدہ رجحانات سے محفوظ فرمائے۔ آمین

قرض حسنہ اور انکم ٹیکس آرڈیننس 1979

شرک کے بعد جس چیز سے اللہ تعالیٰ کو انتہائی نفرت ہے وہ حقوق العباد کا غصب کرنا ہے۔ یہاں تک کہ اگر شہید کے ذمہ بھی کسی کا قرض بقایا ہو تو وہ انعامات جن کا شہید حق دار ہوتا ہے اس وقت تک معطل رہتے ہیں جب تک کہ وہ شہید قرض ادا نہ کرے یا قرض لینے والا اسے معاف نہ کر دے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقوق العباد کی مد میں ایک انتہائی محبوب عمل قرض حسنہ ہے جس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل آیات قرآن سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ غنی اور بے نیازی کے باوجود اللہ تعالیٰ قرض کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اب کہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز (من ذالذی) کو سننے کے بعد منہ پھیرنے والا صاحب ثروت مسلم اپنا ایمان کیسے بچا سکتا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنا بھی ایک ایسا قابل تعزیر جرم ہے اس کی سزا متعین ہے اور حالات و واقعات کی وجہ اس میں کمی بیشی ناممکن ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں قرض حسنہ دینا انکم ٹیکس آرڈیننس کی اس رو سے مقروضہ سودی آمدنی کے اضافہ اور پھر اس پر ٹیکس کا باعث بنے گا۔ حالانکہ ارشادات باری تعالیٰ ہیں۔

من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہٗ اضعافا کثیرا واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون(البقرہ : ۲۴۵)

ترجمہ: کوئی ہے اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے میں کئی حصے زیادہ دے گا اور اللہ روزی کو تنگ کرتا ہے اور وہی کشادہ کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔

ان تقرض الله قرضا حسنا یضعفه لکم ویغفرلکم والله شکور حلیم(تغابن ۱۷)

ترجمہ: اگر تم خدا کو قرض دو گے تو وہ تم کو اس کا دو چند دے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ قدر شناس اور بردبار ہے۔

واقیموا الصلوٰة واتوالزکوٰة واقرضوا الله قرضا حسنا وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوه عندالله(المزمل ۲۵)

ترجمہ: اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک قرض دیتے رہو اور جو نیک عمل تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اس کو خدا کے ہاں بہتر پاؤ گے۔

قرض حسنہ سے متعلق انکم ٹیکس کی شق ملاحظہ ہو:۔

Section 12(7) of the Income Tax Ordinance1979

reads:-

12(7) Where an assessee has made any loan or advance to any person on which No Interest has been charged or the rate at which interest has been charged is less than the rate (hereinafter referred to as the "said rate")arrived at by adding two percent to the banke of Pakistan as applicable on the date on which the loan oradvance was made, the amount not charged or the anount aqual to the anterest computed at the said rate as reduced by the interest actually charged shall by deemed to be the income of the assessee and shall be included in his total income:

یعنی اگر کوئی ٹیکس گزار شخص کسی دوسرے آدمی کو کچھ قرض کی رقم دے جس پر اس نے کوئی سود وغیرہ بھی نہ لیا ہو تو پھر بھی سٹیٹ بینک کی طرف سے مقرر کردہ سودی شرح سے سود وضع کرتے ہوئے قرض دینے والے کی آمدنی میں شمار کر کے اس پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس ملک میں بسنے والے تمام شہری اسلام کے معاشی نظام کو رائج کرنے کے ہمیشہ سے متمنی ہیں۔ ایسا نظام جس میں تمام انسانوں کی بھلائی مضمر ہے اور جو انصاف اور مساوات پر مبنی ہے۔ اسلام سود کی ممانعت کرتا ہے۔ ہر قسم کے استحصالی رویوں کی مخالفت کرتا ہے۔

بانی پاکستان قائداعظم نے 15 جولائی 1948 کو سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر پاکستان کے قیام کے معاشی مقاصد کو یوں بیان فرمایا۔

''اگر ہم نے مغرب کا معاشی نظام اپنایا تو عوام کیلئے امن اور خوشحالی حاصل کرنے کے نصب العین میں ہمیں کوئی مدد نہیں ملے گی۔ ہمیں اپنی قسمت کو منفرد طور پر بنانا ہوگا۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک مثالی نظام پیش کرنا ہوگا جو انسانی مساوات اور معاشرتی انصاف کے سچے تصورات پر قائم ہو۔

مغرب کے معاشی نظریے اور معمول کو اختیار کرنے سے ہمیں اپنے نصب العین عوام کی خوشحالی اور خوشنود بنانے میں کوئی مدد نہیں ملے گی۔

ان حقائق کے باوجود ہم ابھی تک اغیار کے بنائے ہوئے معاشی نظاموں کے درپے ہیں۔ ان سے تمام شعبہ ہائے حیات میں معاونت اور رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں آئیں اور عہد کریں کے ہم اسلام کے زرین اصولوں کو اپنا کر اس مملکت خداداد پاکستان کے حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی مملکت بنا کر دم لیں گے۔ انشاءاللہ

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

بقیہ: یورپ میں احیاء اسلام

کی اجازت دیدی۔ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو اوسلو کے ایک علاقے میں پہلی بار بلند آواز سے اذان دی گئی تھی۔ اوسلو شہر کی پانچ لاکھ آبادی میں 36 ہزار مسلمان ہیں۔

زمبابوے:

زمبابوے میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خوفزدہ پادری دہائی دینے لگے ہیں اور اسلام کا راستہ روکنے کیلئے مدد کی اپیلیں کی جارہی ہیں۔ یہ خیال کیا جارہا ہے۔ کہ اس صدی میں اسلام روئے زمین کا سب سے بڑا مذہب بن جائے گا اور اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کو روکنے اور عیسائیت کی برتری برقرار رکھنے کیلئے اسلامی تحریکوں کا راستہ روکنے کے ساتھ ساتھ عیسائی مشنریوں کی بھرپور مدد کرنا ہوگی۔

ناروے:

ناروے کے شہر میں ایک ارب کرونا (تقریبا سات ارب روپے) کی لاگت سے ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی جارہی ہے جو یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ اس کی تعمیر مکمل ہونے کو پانچ سال کا عرصہ لگے گا۔ مسجد میں پانچ ہزار نمازیوں کی گنجائش اور ایک ہزار افراد کے ایک وقت میں وضو کرنے کی سہولت ہوگی۔

اٹلی:

اٹلی میں اسلام عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب ہے۔ زیادہ تر مسلمان تارکین وطن کا تعلق شمالی افریقہ، مشرق وسطی اور البانیہ سے ہے۔ اٹلی کی کل آبادی 5 کروڑ 70 لاکھ ہے جس میں 10 لاکھ آبادی مسلمانوں کی ہے۔

برطانیہ:

برطانیہ میں حکومت نے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کو بھی سرکاری فنڈز دینے کا اعلان کردیا ہے۔ برطانوی وزیر تعلیم ڈیوڈ بلونکٹ کا کہنا ہے کہ اب تک صرف انگلش، رومن کیتھولک اور یہودی سکولوں کو سرکاری فنڈز ملتے ہیں۔ اب انہوں نے لندن اور برمنگھم کے سکولوں کو فنڈز دینے کی منظوری دی ہے۔ اس طرح برطانیہ کی 15 لاکھ مسلمان آبادی کا یہ اعتراض ختم ہوجائے گا کہ ان کے بچوں کو وہ مذہبی تعلیم حاصل نہیں جو دوسرے مذاہب کو حاصل ہے۔ لندن سکول کے بچوں کے والدین نے اپنی آخری درخواست کے بعد برطانوی حکومت پر مقدمہ کرنے کی دھمکی دی تھی۔ اب والدین اس فیصلے سے خوش ہونگے جس سے سرکاری فنڈز کے حصول کیلئے ان کی 11 سالہ جدوجہد کامیاب ہوئی ہے۔ اس فیصلے سے باقی مسلمان سکولوں کو بھی سرکاری فنڈز ملنے کی امید پیدا ہوگئی ہے۔ برطانیہ میں 50 آزاد مسلمان سکول ہیں۔ چرچ آف انگلینڈ نے بھی اس فیصلے کو شاندار قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان سکولوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ مناسب مذہبی سکول بننے کیلئے سخت امتحانات پاس کرسکتے ہیں۔